تبرکات میں شفاء

ملک التحریر مناظر اسلام

حضرت علامہ مفتی و حافظ **محمد فیض احمد اویسی رضوی** مدظلہ العالی

(بہاولپور)
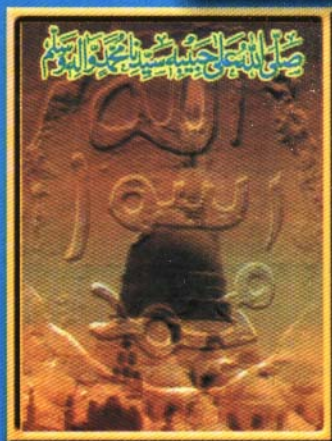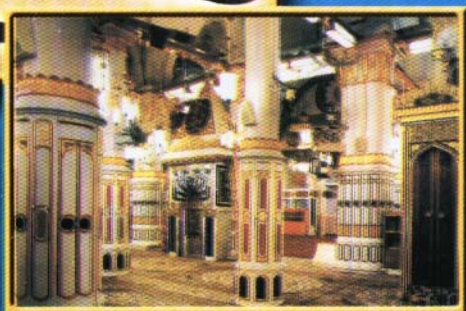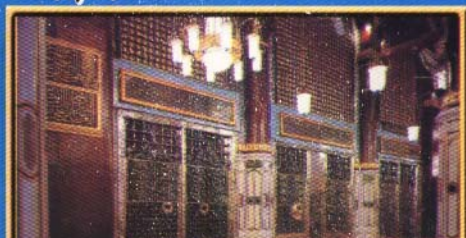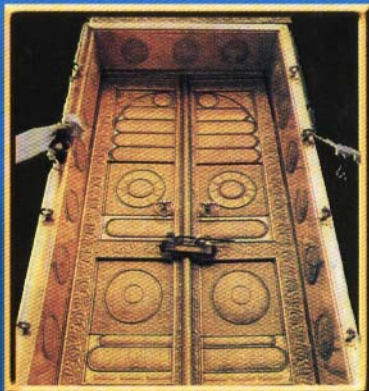
با اہتمام

جناب علامہ عطاء الرسول اویسی صاحب

ناشر

عطاری پبلشرز کراچی
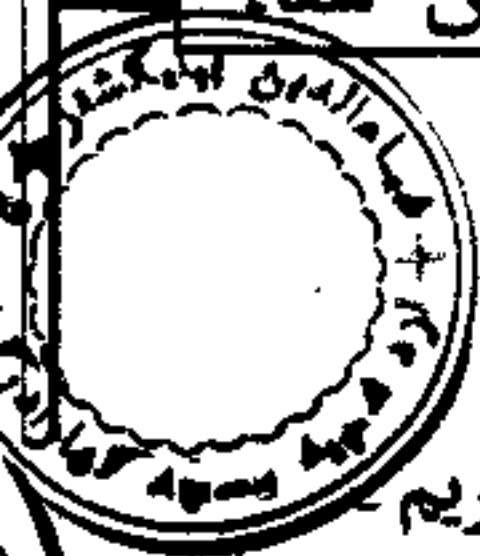
بسم اللہ الرحمن الرحیم

(پیش لفظ)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد۔ یہ رسالہ مسئلہ کے اثبات میں ہے کہ انبیاء اولیاء علی نبینا وعلیہم السلام بالخصوص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات اقدس بہت بابرکت ہیں بلاؤں اور امراض کو دفع کرنے والے ہیں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شے منسوب ہو وہ بہت ہی بابرکت اور قابل تعظیم ہو گئی مثلاً۔ دیارِ حبیب کا ذرہ ذرہ بہت ہی بابرکت اور قابل تعظیم ہے کہ اس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہے۔

فقیر نے اپنی "تصنیف احسن البرکات فی التبرکات" میں تفصیل لکھی ہے اور دلائل بھی اس رسالہ میں صرف وہ روایات وحکایات عرض کروں گا جن میں میں تصریح ہے کہ تبرکات سے امراض سے شفاء اور غزوات میں فتح نصیب ہوئی اور آج بھی عقیدت صحیح ہو تو وہ برکات نصیب ہو سکتے ہیں۔ لیکن ادیات کے غلبہ نے اہل اسلام کی عقیدت کو کمزور کر دیا ہے اگرچہ اکثر اہل اسلام اس غلبہ سے مغلوب ہیں لیکن پھر بھی بعض خوش قسمت اسلاف کی طرح عقیدت سے سرشار ہیں۔ انکے لئے یہ رسالہ "الشفاء فی تبرکات الانبیاء والاولیاء" ہدیہ ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف۔

وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیہ حبیبہ الکریم وعلی آلہ وسلم واصحابہ اجمعین

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ (۲۱ صفر ۱۳۸۸ھ)

تبرکاتِ شفاء

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال باکمال کے بعد بنی اسرائیل میں انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے رہے جنہوں نے مخلوقِ خدا کو احکامات خداوندی پر عمل پیرا ہونے کا درس دیا۔ مگر ایک ایسا دور آیا کہ بنی اسرائیل کے لوگ اپنی مالکِ حقیقی سے روگردانی کر کے عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے۔ بنی اسرائیل کو اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل تھا۔ مگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے وہ مغلوب ہو کر رہ گئے۔ قوم عمالقہ ان پر غالب آگئی۔ ایسے حالات میں بنی اسرائیل کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت شموئیل علیہ السلام کو تاجِ نبوت پہنا کر ان کی طرف بھیجا جب آپ نے اپنی قوم میں اعلانِ نبوت فرمایا، تو قوم نے کہا:۔

وقالوا ان کنت صادقاً	(اور انہوں نے کہا کہ اگر تم اپنے
فابعث لنا ملکا	دعویٰ نبوت میں سچے ہو تو ہمارے
(درمنثور ج ا ص ۲۱۵)	لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو)

آپ نے حضرت طالوت کو ان کے لیے بادشاہ مقرر فرمایا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس انتخاب کو دل و جان سے تسلیم کر لیتے، مگر انہوں نے اس فیصلے پر اعتراض کیا۔ کہ

انی یکون له الملک علینا ونحن احق بالملک منه ولم یُؤتَ سَعَةً مِّنَ المالِ ط

(اے ہم پر بادشاہی کیونکہ ہو گی اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں ،اسے مال میں وسعت بھی نہیں دی گئی،

اے اللہ کے نبی! آپ نے ہم پر طالوت کو بادشاہ تو مقرر فرمایا مگر طالوت ہم پر بادشاہی کرنے کا حق کیسے رکھتا ہے، جبکہ نہ تو وہ شاہی خاندان سے ہے اور نہ صاحب مال۔ وہ ہم سے خاندانی لحاظ سے بھی کم ہے اور مالی لحاظ سے بھی ہم سے کم ہے۔ حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے قوم! تمہاری عیب جوئی بیکار ہے، تمہارا اعتراض اٹھانا بے سود۔ اس لیے کہ :

واللہ یوتی ملکه من یشاء۔ (اور اللہ جیسے چاہے اپنا ملک عطا فرمادے)

جب مالک الملک ربِ کریم نے طالوت کا انتخاب فرمالیا ہے۔ پھر تمہیں اس کے بادشاہ ہونے پر اعتراض کا کیا حق ہے؟ بنی اسرائیل نے عرض کیا، اے نبی اللہ! ہم طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کرتے ہیں اور ہمیں فیصلہ خداوندی قبول ہے۔ ہم آپ کے فرمان عالیہ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے، مگر اطمینانِ قلبی کے لیے یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی روشن دلیل دکھادیں جس سے ہمارے دل مطمئن ہو جائیں۔ حضرت شموئیل علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم

(پ ۲۔ع ۱۶)

(طالوت کی بادشاہی کی یہ نشانی ہے کہ ایک صندوق تمہارے پاس آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کو سکون ہوگا)

حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی کھلی دلیل یہ ہوگی کہ تمہارے پاس ایک ایسا صندوق آئے گا جس کی زیارت سے تمہیں سکونِ قلب نصیب ہوگا۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ اس صندوق میں یہ برکت اس لیے ہے کہ اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے تبرکات ہیں۔

وبقية مما ترك ال موسیٰ وآل هارون

(اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی)

فائدہ :۔ مفسرین کرام اس آیہ مقدسہ کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ اس صندوق میں کیا کیا چیزیں تھیں :۔

كان فيه لوحان من التوراة ورضاض الواح التى تكسرت لیہ السلام کا عصاء وعصاه موسٰی ونعلاه وعمامة هارون وعصاه نر (مدارج ۱ص ۲۱۷ تفسیر مظہری ج ۱ص ۳۲۲)

(اس صندوق میں دو تختیاں تورات کی اور کچھ شکستہ تختیوں کے ٹکڑے تھے اور موسیٰ مبارک اور آپ کے جوڑے مبارک اور ہارون علیہ السلام کا عمامہ شریف اور ان کی لاٹھی تھی۔)

فائدہ :۔ اس صندوق میں تورات شریف کی چند تختیاں موسیٰ علیہ السلام

کا عصا مبارک تھا اور ان کا جوڑا مبارک اور ہارون علیہ السلام کا عمامۃ شریف اور آپ کا عصا مبارک تھا اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم کہتا کہ اس صندوق کی زیارت سے سکونِ قلب حاصل ہوگا۔ تو یہاں سے معلوم ہوا اللہ والوں کے پہنے ہوئے کپڑے ان کے جسم مطہر کے ساتھ مس شدہ اشیاء کی زیارت سکون قلب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ تو اللہ والوں کے کپڑوں کی زیارت اور ان کی استعمال شدہ اشیاء کی زیارت اور ان سے برکت حاصل کرنا قرآنی فیصلہ ہے۔

قرآن مجید سے تبرک کا ثبوت اور ان سے حصول برکات وغیرہ کا واضح بیان کے باوجود اگر کوئی اس کا انکار کرتا ہے تو اس کی شوم بختی ہے، اب ان تبرکات کی مختصری تشریح کی جاتی ہے تاکہ مزید اطمینان قلبی نصیب ہو۔

تبرکات کے اسماء

موسیٰ علیہ السلام کا عصاء شریف اور آپ کا جوڑا مبارک، ہارون علیہ السلام کا عمامہ شریف اور عصاء مبارک تھا اور اس صندوق کی زیارت باعث تسکین قلب ہے۔

عصائے موسوی کے فوائد و برکات

ڈنڈے تو دنیا میں بہت سے اور بھی ہیں۔ مگر عصاء کلیم عام ڈنڈوں کی طرح نہیں، بلکہ یہ وہ عصاء مبارک ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ السلام نے پکڑا تھا اور یہ وہ ڈنڈا ہے جس کے متعلق خود اللہ

تعالیٰ نے پوچھا تھا۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى (پ١٦ع١٠)

اور تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ اس عصاء مبارک کی شان یہ ہے۔

وَاِذِ سْتَسْقٰى مُوسٰى لِقَومِه فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً

(ترجمہ)اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو، فوراً ہی اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے)

وہ عصاء ہے جس کو کلیم اللہ علیہ السلام پکڑتے تھے، اور بکریوں کے لیے پتے بھی جھاڑ لیتے تھے، اس پر تکیہ بھی لگا لیتے تھے، دریائے قلزم اسی عصاء سے خشک ہوا تھا، اسی عصاء کو کلیم اللہ علیہ السلام نے پتھر پر مارا تو بارہ چشمے پانی کے بہہ نکلے، پانی پر پڑے تو راستے بنا دیئے یہی وہ عصا ہے جو سانپ بن کر موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کیا کرتا تھا اور جب آپ ہاتھ لگاتے تو پھر لاٹھی بن جایا کرتا تھا، یہ اندھیری رات میں مشعل کا کام بھی دیتا تھا۔

فائدہ:۔

یہ ڈنڈے کا کمال نہ تھا بلکہ یہ ساری برکتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے نبی کلیم اللہ علیہ السلام کی تھیں، یہ تو تھا عصائے کلیم اللہ جس کی زیارت طمانیتِ قلب کا باعث تھی، اب ذرا تاجدار مدینہ امام الانبیاء ﷺ کی شان سنیئے سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا

گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

فائدہ :۔ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر اپنا مقدس عصاء مارا تو پانی کے بارہ چشمے جاری ہو گئے مگر میرے آقا علیہ السلام کے غلاموں نے پانی کا سوال کیا، تو آپ نے اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے اور پندرہ سو صحابہ سیراب ہو گئے۔

انگلیاں ہیں فیض پر، ٹوٹے پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

ضربِ کلیم کا پتھروں سے پانی نکالنا، یقیناً بہت بڑا معجزہ ہے، مگر میرے شہنشاہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو جانا یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے بلکہ میرے آقا ﷺ کے دستِ انور سے تو دودھ کی ندیاں بہہ گئیں۔
یہ صرف عصائے موسیٰ کی برکات عرض کی گئیں یونہی دوسرے تبرکات کو سمجھئے۔

صندوق تبرکات کی برکات

وہ صندوق سکینہ فرشتے لائے اور طالوت کے سامنے رکھ دیا، جنگ کی حالت میں یہ صندوق اسلامی فوج کے آگے رہتا تھا، اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مسلمانوں کو فتح بخشتا تھا آپ کے بعد بنی اسرائیل میں یہ صندوق رہا، وہ لوگ ہر مشکل کے وقت اس صندوق کو آگے رکھ کر دعائیں کرتے تھے جو قبول ہوتی تھیں جنگوں میں ساتھ لے جاتے اور فتح پاتے تھے پھر بعد میں بنی اسرائیل میں بعض ایسے بدبخت پیدا ہو گئے جنھوں نے اس صندوق کی بے حرمتی کی اور مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔

فائدہ

اس سے ثابت ہوا کہ تبرکات میں بے شمار فوائد وبرکات ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ ان تبرکات کو سیدنا موسیٰ و سیدنا ہارون علی نبینا وعلیہما السلام سے نسبت تھی اور رسول اکرم ﷺ کی نسبت کی برکات کا اندازہ خود لگایئے اس لیے کہ منسوب الیہ کی وجہ سے منسوب میں تبرکات ہیں، مزید معلومات فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان میں پڑھیے۔

پیرہن یوسفی شفا :۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر گئے تو آپ نے فرمایا کہ ابا جان کا کیا حال ہے؟ تو بھائیوں نے جواب دیا وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ (اور ان کی آنکھیں غم و فراق کی وجہ سے جاتی رہیں) یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے یہ نہیں کہا کہ یہ ان کے یہاں لے آؤ میرے پاس بڑے بڑے قابل طبیب ہیں، ان کا علاج یہاں ہو جائے گا بلکہ آپ نے فرمایا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا

میری قمیض لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا، ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ (پ ۱۳ ع ۴)

فَلَمَّا جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو وہ قمیض ان کے منہ پر ڈال دی، اسی وقت

بینائی واپس آگئی۔(پ ۱۳،ع ۵)

فائدہ

اس سے ثابت ہوا کہ تبرکات محبوبان خدا میں شفاء ہے اور یہی منشائے ایزدی ہے کہ اس کریم نے شفاء تو بخشنی تھی لیکن سبب اور وسیلہ یوسف علیہ السلام کا کرتا بنا۔

یہی ہم کہتے ہیں کہ محبوبانِ خدا کے تبرکات میں صدہا برکات وشفائے امراض اور آخرت کی نجات ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے کرتہ کو یعقوب علیہ السلام کی چشمانِ مبارک لگانے سے ان کی بینائی کی روشنی میں تیزی آگئی۔

پس منظر

تفاسیر میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب ان کو کنوئیں میں ڈال کر اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے جا کر یہ کہہ دیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو بے انتہا رنج و قلق اور بے پناہ صدمہ ہوا اور وہ اپنے بیٹے کے غم میں بہت دنوں تک روئے اور بکثرت رونے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی کمزور ہو گئی تھی، پھر برسوں کے بعد جب برادران یوسف علیہ السلام قحط کے زمانے میں غلہ لینے کے لیے دوسری مرتبہ مصر گئے اور بھائیوں نے آپ کو پہچان کر اظہار ندامت کرتے ہوئے معافی طلب کی تو آپ نے انہیں معاف کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ آج تم پر کوئی ملامت

نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے وہ ارحم الراحمین ہے۔

جب آپ نے اپنے بھائیوں سے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کا حال پوچھا اور بھائیوں نے بتایا کہ وہ تو آپ کی جدائی میں روتے روتے بہت ہی نڈھال ہو گئے ہیں اور ان کی بینائی بھی بہت کمزور ہو گئی ہے، بھائیوں کی زبانی والدِ ماجد کا حال سن کر حضرت یوسف علیہ السلام بہت ہی رنجیدہ اور غمگین ہو گئے پھر آپ نے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ

"میرے والد کے منہ پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آئے۔ (پ ۱۳ یوسف)

چنانچہ برادرن یوسف علیہ السلام اس کرتے کو لے کر مصر سے کنعان روانہ ہوئے آپ کے بھائیوں میں سے یہودا نے کہا کہ اس کرتے کو میں لے کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جاؤں گا کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر ان کا خون آلود کرتا بھی میں ہی ان کے پاس لے کر گیا تھا اور میں نے ہی یہ کہہ کر ان کو غمگین کیا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا تو چونکہ میں نے انہیں غمگین کیا تھا لہذا آج میں ہی یہ کرتا دے کر اور حضرتِ یوسف علیہ السلام کی زندگی کی خوشخبری سنا کر ان کو خوش کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ یہودا اس پیراہن کو لے کر اَسّی کوس تک ننگے سر برہنہ پا دوڑتا ہوا چلا گیا راستہ کی خوراک سات روٹیاں اس کے

پاس تھیں مگر فرطِ مسرت اور جلد پہنچنے کے شوق میں وہ ان روٹیوں کو بھی نہ کھا سکا اور جلد سے جلد سفر طے کر کے والدِ محترم کی خدمت میں پہنچ گیا یہودا جیسے ہی کرتا لے کر مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہوا کنعان میں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس ہوئی اور آپ نے اپنے پوتوں سے فرمایا۔

اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ (یوسف رکوع ۱۱)

بے شک میں یوسف علیہ السلام کی خوشبو پا رہا ہوں اگر مجھے تم لوگ یہ نہ کہو کہ سٹھیا گیا ہے۔

آپ کے پوتوں نے جواب دیا کہ "خدا کی قسم آپ اب بھی اپنی اسی پرانی وارفتگی میں پڑے ہوئے ہیں، بھلا کہاں یوسف ہیں؟ اور کہاں ان کی خوشبو؟

لیکن جب یہودا کرتا لے کر کنعان پہنچا اور جیسے ہی کرتے کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالا تو فوراً ہی ان کی آنکھوں میں روشنی آ گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (پ ۱۳ یوسف رکوع ۱۱)

(ترجمہ) پھر جب خوشی سنانے والا (یہودا) آیا اس نے وہ کرتا حضرت یعقوب کے منہ پر ڈالا اس وقت ان کی آنکھوں میں پھر روشنی آ گئی اور انہوں نے فرمایا

کہ میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم لوگ نہیں جانتے۔

علمِ غیب نبی یعقوب :۔

یہودا مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتا لے کر جیسے ہی کنعان کی طرف چلا حضرت یعقوب علیہا لسلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ لی، اس بارے میں حضرتِ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے یہی حکایت یوں بیان فرمائی ہے۔

یکے پُرسیدازاں گم کردہ فرزند
کہ اے عالی گہر! پیر خرد مند

حضرت یعقوب علیہ السلام سے جن کے فرزند گم ہوگئے تھے کسی نے یہ پوچھا کہ اے عالی ذات اور بزرگ عقلمند۔

چراور چاہِ کنعانش ندیدی !!

آپ نے مصر جیسے دور دراز مقام سے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو سونگھ لی اور جب حضرت یوسف علیہ السلام کنعان ہی کی سرزمین میں ایک کنوئیں کے اندر تھے تو آپ کو اتنے قریب سے بھی ان کی خوشبو محسوس نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے ؟ تو حضرتِ یعقوب علیہ السلام نے یہ جواب دیا۔

بگفتا حال مابرق جہان است — دمے پیدا دیگر دم نہان است
گہے بہ طارمِ اعلےٰ نشینم — گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ہم اللہ والوں کا حال کوندنے والی بجلی کے مانند ہے کہ دم بھر میں ظاہر اور دم

بھر میں پوشیدہ ہو جاتی ہے، کبھی تو ہم لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی صفاتِ نورانیہ کی تجلی ہوتی ہے تو ہم لوگ آسمانوں پر جا بیٹھتے ہیں اور ساری کائنات ہمارے پیشِ نظر ہو جاتی ہے اور کبھی ہم پر جب استغراق کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو ہم لوگ خدا کی ذات و صفات میں ایسے مستغرق ہو جاتے ہیں کہ ماسوی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ہم اپنے پشت پا کو بھی نہیں دیکھ پاتے، یہی وجہ ہے کہ مصر سے تو پیراہن یوسف کو ہم نے سونگھ کر اس کی خوشبو محسوس کرلی کیونکہ اس وقت ہم پر کشفی کیفیت طاری تھی مگر کنعان کے کنویں میں سے ہم کو حضرت یوسف کی خوشبو اس لیے محسوس نہ ہو سکی کہ اس وقت ہم پر استغراقی کیفیت کا غلبہ تھا اور ہمارا حال یہ تھا کہ۔

؎ میں کس کی لوں خبر، مجھے اپنی خبر نہیں!

اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "علم یعقوب" میں پڑھیے۔

فائدہ:۔ اس واقعہ سے خاص طور پر دو سبق ملتے ہیں۔

(۱) اللہ والوں کے لباس اور کپڑوں میں بھی بڑی برکت اور کرامت ہوتی ہے لہٰذا بزرگوں کے لباس و پوشاک کو تبرک بنا کر رکھنا اور ان سے برکت و شفا حاصل کرنا اور ان کو خداوند قدوس کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر دعا مانگنا یہ مقبولیت اور حصولِ سعادت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(۲) اللہ والوں کا حال ہر وقت ہمیشہ یکساں ہی نہیں رہتا بلکہ کبھی تو ان پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے انوار سے ایسا حال طاری ہوتا ہے کہ اس وقت وہ سارے عالم کے ذرے ذرے کو دیکھنے لگتے ہیں اور کبھی وہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات

میں اس طرح گم ہو جاتے ہیں کہ تجلیوں کے مشاہدے میں مستغرق ہو کر سارے عالم سے بے توجہ ہو جاتے ہیں، اس وقت ان پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ ان کو کچھ بھی نظر نہیں آتا یہاں تک کہ وہ اپنا نام تک بھول جاتے ہیں، تصوف کی یہ ود کشفی و استغراقی کیفیات ایسی ہیں جن کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا، بلکہ ان کیفیات و احوال کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو صاحبِ نسبت و اہلِ ادراک ہیں جن پر خود یہ احوال و کیفیات طاری ہوتی رہتی ہیں، سچ ہے۔ ؎

لذتِ ملے نہ شناسی بخداتا نہ چشی

اور اس حال و کیفیت کا طاری ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ ذکر و فکر اور مراقبہ کے ساتھ ساتھ شیخ کامل کی باطنی توجہ سے دل کی صفائی اور انجلاء قلبی پیدا ہو جائے سلطانِ تصوف حضرت مولانا رومی علیہ الرحمہ نے اسی نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

؎ صد کتاب و صد ورق در نار کن　　روئے دل را جانب دلداد کن

"از کنز و ہدایہ" نہ تواں یافت خدارا　　سی پارہ دل خواں کہ کتابے بہ ازیں نیست

یعنی خالی "کنز الدقائق" و "ہدایہ" پڑھ لینے سے خدا نہیں مل سکتا بلکہ دل کے سپارے پڑھو کیونکہ اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے مگر اس دور نفسانیت میں جب کہ تصوف کے علمبرداروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے اور محض جھاڑ پھونک اور شعبدہ بازیوں پر پیری مریدی کا ڈھونگ چلا رہے ہیں اور خالی رنگ برنگ کے کپڑوں اور نئی نئی تراش خراش کی پوشاکوں اور تسبیح و

عصا کو شخصیت کا معیار بنا رکھا ہے بھلا تصوف کی حقیقی کیفیات و تجلیات کو لوگ کب اور کیسے اور کہاں سے سمجھ سکتے ہیں؟ اس لیے اس بارے میں ارباب تصوف اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمت روایات میں کھو گئی

اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "پیری مریدی" میں پڑھیے۔
بہر حال پیراہن یوسف علیہ السلام سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بینائی میں تیزی کا سبب بنا ہمارے عقیدے کی تائید ہے کہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن انبیاء و اولیاء اسی شفاء کے وسیلہ اور ذریعہ ہیں۔

تبرکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی پاک شہ لولاک ﷺ کی ہر منسوب شے میں بے شمار برکات و فوائد ہیں صرف چند نمونے رسالہ ھذا میں عرض کرتا ہوں۔

جُبّہ اقدس

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد وفات حضور اکرم ﷺ واصحابہ وسلم کے جبہ مبارک کو کو جو اِن کے پاس تھا غسل دے کر مریضوں کو پلا لیں، مریض بفضلِ خدا شفا پاتے۔ چنانچہ
صحیحین میں ابو بردہ سے ہے قال اخرجت الینا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کساء ملبد او ازار اغلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ ﷺ فی ھذین ام

المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا کہ وقت وصال اقدس حضور پرنور ﷺ کے یہ دو کپڑے تھے۔

تحصیل الشفاء :

صحیح مسلم شریف میں حضرت اسماء بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، انها اخرجت جبة طيالسية كسروانيا لها لبنة ديباج وفرجيها مكفرفين بالديباج وقالت هذه جبة رسول اللهﷺ كانت عند عائشة فلما قبضت قبضتها وكان النبیﷺ يلبسها فنحن نغسلها للمرضى نستشفى بها یعنی انہوں نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت نکالا، اس کی پلیٹ ریشمین تھی اور دونوں چاکوں پر ریشم کا کام تھا، اور کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، ام المومنین صدیقہ کے پاس تھا ان کے انتقال کے بعد میں نے لے لیا، نبی ﷺ اسے پہنا کرتے تھے تو ہم اسے دھودھو کر مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا چاہتے ہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ :۔

قاعدہ ہے کسی بیماری کا علاج دوائی سے ہوتا ہے لیکن وہ دوائی صرف ایک دو امراض کام دیتی ہے لیکن یہاں جبۂ شریف کا حال یہ ہے کہ ہر مرض کے لیے شفا ہے کہ جو بیمار جیسی بیماری لے کر آتا جبۂ مبارک کے پانی سے وہ شفا پاتا۔

موئے مبارک :۔

حضور سرور عالم ﷺ کے گیسوئے عنبرین کی برکات و فوائد پر مشتمل فقیر کا رسالہ "موئے مبارک کی برکات و فوائد اور گیسوئے رسول" کا مطالعہ کیجئے ان دونوں رسالوں میں گیسوئے مبارک کے متعلق فوائد و برکات کے علاوہ بہت سی علمی و عملی بحثیں عرض کی گئی ہیں، اس بار مخالفین جو کچھ کہیں ان کی بد قسمتی ہے ورنہ موئے مبارک سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہما کو ایسی عقیدت تھی کہ اگر دور حاضرہ کے شرک کے مفتی انہیں دیکھ پاتے تو انہیں سمجھ آتا کہ ان حضرات کو موئے اقدس سے کتنا عشق تھا چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(۱) عن انس قال لقدرایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی یدرجل (رواہ مسلم کتاب الفضائل)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک حجام مونڈ تا تھا اور صحابہ کرام اس کے گرد چکر کاٹتے تھے صرف اس ارادہ پر کہ سر کا بال مبارک ضائع نہ ہو جائے جو بال گرتا وہ ہاتھوں ہاتھ لے لیتے۔

(۲)عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالی عنہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اتی منافاتی الجمرۃ فوما ھاشم اتیٰ منزلہ مناونحرثم قال للحلاق خذواشارالی جانبہ الایمن ثم الا بسرثم

جعل یعطیه الناس

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منی میں جمرہ میں تشریف لاکر جمرہ کوری کیا پھر آرامگاہ میں منی میں آکر قربانی کی اور حجام کو فرمایا کہ بال لے دائیں جانب کا اشارہ فرمایا پھر بائیں جانب پھر وہ بال لوگوں کو عطا فرماتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے صراحۃً اور نصاً عطا فرمانا موئے مبارک کا صحابہ کرام کو ثابت اور محقق ہے، واضح ہے موئے مبارک کے تبرک ہونے اور تقسیم کی اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کرنے اور اس کو تبرک سمجھنے اور بطورِ تبرک اس کو اپنے پاس رکھنے اور اس کو لوگوں میں شائع کرنے کی دلیل واضح ہے۔

انتباہ: پہلی حدیث میں صحابہ کرام کا تبرکات سے عقیدت اور دوسری حدیث میں ثابت ہوا کہ تبرکات سے حصول برکات میں منشائے نبوی ہے اسی لیے تو موبال مبارک صحابہ کرام میں خود تقسیم کیے تاکہ آنے والی نسلیں تبرکات سے فیوض وبرکات پائیں۔

صحابہ کرام کو تبرکات سے عقیدت و عشق

صحابہ کرام کو جو بھی حضور سرور عالم ﷺ کے تبرکات نصیب ہوئے وہ اسے دنیا میں جان سے پیارا اور مرتا تو وصیت کرتا کہ یہ تبرک قبر میں اس کے ساتھ ہو، چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : وصال سے قبل

وصیت فرمائی کہ حضور اکرم ﷺ کی قمیض مبارک میرے کفن کے بیچ میں رکھنا، ناخن مبارک اور موئے مبارک میرے منہ اور آنکھوں پر رکھ دینا۔

(الفاسہ للغزناروی)

فائدہ : تبرکات سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتنا عقیدت و پیار ہے کہ مرنے کے بعد بھی ساتھ لے جا رہے ہیں اور اشارہ فرما رہے ہیں کہ جنت کا ٹکٹ ساتھ لے جا رہا ہوں، اب ڈر کا ہے کا ہے۔

(۲) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی حضور اکرم ﷺ کا ایک بال مبارک تھا اور انہوں نے بھی وصیت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد یہ مبارک اور با عظمت بال میری زبان کے نیچے رکھ دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

فائدہ :۔ غور فرمایئے کہ تبرکاتِ صحابہ کرام کی نظروں میں کتنا عظیم سرمایہ تھے کہ مرنے کے بعد قبر میں ساتھ لے جا رہے ہیں اور زبان کے نیچے رکھوانے میں اشارہ ہے کہ نکیرین کا جواب آسان ہو۔

تبرکات میں شفا :۔

حضرتِ عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا، کیونکہ میری زوجہ کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھجوا دیتی۔ کیونکہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نبی

کریم رحمۃ للعلمین ﷺ کا موئے مبارک تھا جو چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا تو وہ اس کو نکال کر پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں، اور مریض وہ پانی پی کر شفایاب ہو جاتا تھا (رواہ البخاری)

فائدہ: ناظرین غور فرمائیے کہ صحابہ کرام بیماریوں کے علاج کے لیے ہسپتال یا کسی شفاخانہ کی طرف رخ نہ کرتے بلکہ وہ اپنی تمام بیماریوں کا علاج حضور سرور عالم ﷺ کے تبرکات کو سمجھتے جیسے اوپر کا واقعہ ہمارے دعویٰ کی دلیل ہے،

خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کی چابی:

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی پیشانی مبارک کے بال تھے جن کو میں نے اپنی ٹوپی میں آگے کی طرف سی کر رکھا ہوا تھا، انہی مقدس بالوں کی برکتیں تھیں کہ عمر بھر، ہر جہاد میں مجھے فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی۔ (شفاء شریف)

فائدہ:۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات پر اسلام کو ناز ہے لیکن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی زلف عنبرین پہ ناز ہے بلکہ اس پر اپنی جان فدا بلکہ کئی جانیں قربان کر دیں چنانچہ مروی ہے کہ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ یرموک میں مصروف جہاد تھے کہ نسطور نامی ایک خطرناک پہلوان سے سامنا ہوا، مقابلہ شروع ہوا اور کافی دیر سخت مقابلہ ہوتا رہا۔ اتنے میں حضرت خالد بن ولید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا۔ اور آپ زمین پر تشریف لے آئے، اس موقع پر آپ کی ٹوپی مبارک زمین پر آپڑی، اور وہ کافر پہلوان آپ کی پشت مبارک پر آگیا۔ اس عالم میں جب کہ کافر بالکل تیار ہے کہ آپ کو شہید کر دے، آپ نے اپنے ساتھیوں کو پکارا میری ٹوپی مجھے دو۔
ایک شخص نے یہ منظر دیکھا تو فوراً آپ کی ٹوپی لا کر دے دی، آپ نے اس کو پہن کر اس کافر پہلوان نسطور کا مقابلہ کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔
بعد میں لوگوں نے دریافت کیا کہ "حضور والا! کیا وجہ تھی کہ دشمن آپ کی پشت پر سوار آپ کو شہید کرنے کے در پے تھا مگر آپ کو اپنی ٹوپی کی فکر لگ گئی" تو آپ نے فرمایا کہ "اس ٹوپی میں نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک کے بال ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہیں، اسی لیے میں بے قرار ہو گیا کہ کہیں ان کی برکات مجھ سے دور نہ ہو جائیں اور وہ کافروں کے ہاتھ لگ جائے۔ (شفاء)
نوٹ: یہ مضمون خاصہ طویل ہے فقیر نے اپنے دعویٰ تبرکات میں شفاء کے لیے احادیث صحیحہ عرض کر دی ہیں۔

تبرکات سے عقیدت پر انعامِ خداوندی

شہر بلخ کے ایک امیر و کبیر سوداگر کا انتقال ہو گیا۔ اس کے دو لڑکے تھے سوداگر نے ترکہ میں بے شمار مال و دولت کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے تین موئے مبارک بھی چھوڑے تھے، حقیقتاً یہ موئے مبارک دنیا و مافیھا کے تمام سرمایوں سے بڑھ کر ہی تھے ترکہ کی تقسیم کی گئی مال و دولت آدھا آدھا

تقسیم کرلیا گیا موئے مبارک کی تقسیم کرتے ہوئے بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ دونوں بھائی ایک ایک موئے مبارک لے لیں اور تیسرے بال مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹا بھائی لرز گیا عاشق مصطفیٰ ﷺ تھا۔ اس نے کہا کہ یہ تو بے ادبی ہے میرا عشق میرا پاس ادب یہ ہرگز گوارہ نہیں کرسکتا ہے کہ اس بال مبارک کو قطع کرنے دوں، یہ سن کر بڑے بھائی نے کہا کہ اگر تم اتنے ہی عاشق ہو تو تمام مال و دولت مجھے دے دو اور یہ تینوں موئے مبارک خود رکھ لو، چھوٹے بھائی نے یہ فیصلہ بہت خوشی کے ساتھ منظور کرلیا تینوں بال مبارک خود لے کر سارا مال بڑے بھائی کو دے دیا۔

تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کو کاروبار میں نقصان ہو گیا یہاں تک کہ وہ بالکل کنگال ہو گیا اور پائی پائی کا محتاج ہو گیا۔ چھوٹے بھائی کا حال بھی پڑھیں اس پر کتنی رحمتیں ہوئیں حقیقتاً برکات تو اس کے پاس پہلے سے موجود تھیں، وہ موئے مبارک کو سامنے رکھ کر جھوم جھوم کر درود و سلام پڑھا کرتا تھا۔ اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے چھوٹے سے کاروبار میں برکت دی اور وہ عشق کی دولت سے تو مالا مال تھا ہی دنیاوی طور پر بھی مالدار ہو گیا کچھ عرصہ بعد چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔

بعد انتقال کسی نیک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ نے اس چھوٹے بھائی کو اپنے پہلو میں جگہ عطا فرمائی ہے اور فرمایا کہ "جاؤ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت پیش آجائے تو اس میرے عاشق کی قبر کی زیارت

کریں، اللہ تعالیٰ ان کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ اس نیک بزرگ شخص نے اپنا خواب لوگوں پر ظاہر کردیا پھر تو یہ بات اس قدر مشہور ہوگئی کہ لوگ جوق در جوق اس عاشق مصطفیٰ ﷺ کے مزار کی زیارت کرنے لگے، اور لوگوں کے کام بھی وہاں پر بننے لگے۔ یہاں تک کہ لوگ اس مزار کا اتنا ادب کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص سواری پر ہوتا تو اس مزار کے قریب سے گزرنا ہوتا تو لوباوہ سواری سے اتر کر وہاں سے گزرا کرتا تھا۔ (القول البدیع)

فائدہ :۔ یہ حکایت اتنی مشہور ہے کہ مخالفین بھی اپنی تصانیف میں اسے درج کرتے چلے آئے ہیں۔

نقشہ نعل پاک

حضور سرور عالم ﷺ نعلین پاک کے نقشہ سے بڑے اولیاء مشائخ اور علماء فقہاء نے اپنے دکھ اور درد کے وقت فائدہ اٹھایا اور نقشہ اور نعلین پاکِ کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے جو مانگا سو پایا۔ بعض فوائد عرض کیے دیتا ہوں ناظرین صدقِ قلب سے آزما کر دیکھئے۔

فضائل و فوائد

حضور سرور عالم ﷺ کی نعل پاک کے بے شمار فوائد و فضائل و خواص ہیں جن کا شمار ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے، چند ایک یہ ہیں۔

حکایت :۔

علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح المعال میں فرماتے ہیں کہ اس

نقشہ مبارک کے منافع ایسے ظاہر وباہر ہیں کہ بیان کرنے کی حاجت ہی نہیں، من جملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کے لیے یہ نقشہ ہو لایا وہ ایک روز میرے ہاں آکر کہنے لگا کہ میں نے گزشتہ شب اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کو اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہو گئی میں نے یہ نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یاالٰہی مجھ کو صاحبِ نعل شریف کی برکت دکھا، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاء عنایت فرمائی۔

فوائد

قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس نقشہ کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے وہ "ظالموں کے ظلم سے بچے، دشمنوں کے غلبے سے، شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے، اور اگر حاملہ عورت دردِ زہ کی شدت کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بہ فضلِ خدا تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔

حکایت

شیخ ابنِ حبیب روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دُنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا نہایت سخت درد ہوا، کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ پر رکھ لیا، معاً ایسا سکون ہو گیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔

حکایت

ایک اثر خود میرا (یعنی صاحبِ فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر ریائے مشور کا اتفاق ہوا، ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہوگئے کسی کو بچنے کی امید نہ تھی میں نے یہ نقشہ ناخدا یعنی ملاح کو دیا اور اسے کہا کہ اس سے توسل کرے اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت فرمائی۔

فوائد :۔

محمد بن الجزری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے "خلائق میں مقبول رہے" اور "نبی کریم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو" یہ نقش شریف جس لشکر میں ہو اس کو شکست نہ ہوگی" اور "جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے" جس اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے جس کشتی میں ہو غرق سے بچے" اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔

فائدہ جلیلہ :۔

بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ جو شخص نعل پاک کا نقشہ اپنے پاس رکھے اپنی ہر دلی مراد پر کامیاب رہے گا اور جو شخص اس نقشہ پاک کو تعویذ بنا کر پگڑی میں رکھے اس ارادہ پر کہ میرے جملہ امور بہ آسانی طے ہوں تو بہ فضلہ تعالیٰ وہ اپنی مراد کو پہنچے گا، بلکہ اپنے تمام ہم زمان سے ہمیشہ فائق رہے گا بلکہ دنیا میں اس کا ہم مرتبہ کوئی نہیں ہوسکے گا، اور کتاب "المرتجی بالقبول

فی خدمۃ الرسول میں علمائے محققین وصلحائے معتبرین نے بہت آثار و خواص وحکایت نقل کیے ہیں۔

چند اشعار ذوقیہ پڑھیے۔

ابو الخیر محمد بن محمد الجزوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا

یاطالبا تمثال نعل نبیہ ماقدوجدت الی اللقاء سبیلا

اے طلب کرنے والے نقش نعل شریف اپنے نبی کے

آگاہ ہو جا تحقیق پالیا تونے اس کے ملنے کا راستہ

فاجعلہ فوق الراس واخضعن لہ وتعال فیہ واولہ التقبیلا

پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع کر اس کے لیے اور مبالغہ کو

خضوع میں اور پیا پے اس کو بوسہ دے

من یدعی الحب الصیحح فانہ یتبت علی یدّعیہِ

جو شخص دعوی کرے سچی محبت کا پس بے شک وہ

قائم کرتا ہے اپنے دعوے پر دلیل کو

سید محمد الحمازی الحسنی المالکی نے فرمایا

لما رایت مثال نعل المصطفی بسند الوضع الصحیح معرفا

جب دیکھا میں نے نقشہ نعل مصطفے ﷺ کا

جس کی وضع سند صحیح سے بتلائی ہوئی ہے

فمسحت وجھی بالمثال تبرکا فشفیتُ من وقتی وکنت علی الشفاء

تو میں نے مل لیا اپنے چہرے پر اس نقش کو واسطے برکت کے

سو مجھ کو اسی وقت شفا ہو گئی حالانکہ میں قریب الہلاکت تھا

وظفرت بالمطلوب من برکاته　　　ووجدت فیه ماارید من الصفًا

اور پہنچ گیا میں　مطلب کو اس کی برکتوں سے

اور پایا میں نے اس میں جو کچھ میں چاہتا تھا صفائی سے

قصیدہ رائیہ

حضرتِ سید مکمری حریری مکی رحمہ، اللہ نے نعل مقدس کے فضائل و فوائد میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کی ابتداء یوں فرمائی "یا سائلا عن وصف نعلِ المصطفےٰ"

قصیدہ رائیہ

یا سلالا عن وصف نعل المصطفے　　　هاك　المثال موضحاً لانعم

قد حر رالعلماء فیه فضائلا　　　اضحت لکثرتها اخی لاتحصر

منها للدا یبر، عاجلاً تلقی الامان وفضل رب اکبر

ذوالعسران وضعت فوق یمینها

فی الحال یهل ماتجده ویغتر　　　علی الجباه　انا　استقرفانه

تلقی القبول مقرة فلشکر　　　ومن　الکرامة قاله اهل　الهنی

ان　الا له　لکل ذنب　یغفر

لا غروفی　نعل　الحبیب لانه

اعطی عطاء فوق ماهویذکر　　　فعلیکـ بالتصدیق ان رمتَ الفتا

فالجداعظم مایجده "معسر　　　وتوسلن　بما　　　عرفت مثاله

لاریب با لاجابة اجدر وصلوة ربی والسلام یحض
ذوالنعلین سیدنا النبی المشهر والال والا اصحاب مارکب سرا
نحوالمرجا والکواکب تزهر قیل فی نعله ﷺ
فی مثال نعال صاحب الانبیاء من قاب قوسین المحل الاکرما
فاشمه مصلیا علیه ماته
وامسحه علی المحل باستیفاء
مثال نعال خیر الانبیاء هوالباب المجرب المشفاء
هوالسبب المبلغ کل مسؤل بتحقیق الظهور من الخفاء
ولنعم ما قیل بالقدم التی لعطائها العطائتها
من قاب قوسین المحل الاکرما ثبت علی جسر الصراط تکرماً
قدمی وکن لی متقنا ومسلما وصاحب النعال اهاجاً شرقی
ولکن حب من لبس النعلالا قل القاکهلفی حسین الصر المتالُ
متمثلاً بقول مجنونِ ولوقیل للمجنون لیلیٰ ووصفها
تریدام الدنیا وماقی زوایا ها لقال تراب من عنبار نما لها
احب الی نفسی واشفی لبلواها

اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ
اے نبی کریم علیہ ﷺ کی نعل پاک کا سائل نعل پاک کے نقشہ کے متعلق علمائے کرام نے اپنے فضائل لکھے ہیں جن کا شمار نا ممکن ہے بعض ان میں یہ ہیں۔

کہ جو شخص سچے اعتقاد سے نعل پاک کو وسیلہ بنائے تو وہ ہر بیماری سے نجات پائے گا اور بہت جلد لیکن بد اعتقاد کو اس سے فائدہ نہ ہوگا اور جس گھر میں یہ نقشہ پاک ہوگا اللہ تعالی کے فضل و کرم سے وہ گھر امن و سلامتی پائے گا بڑی بات یہ ہے کہ دردزہ کے وقت یہ نقشہ عورت کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے تو جچہ آسانی سے پیدا ہوگا اور یہ مجرب ہے کوئی شخص سے تعویذ بنا کر پگڑی میں رکھے تو لوگوں کی نگاہ میں معزز و مکرم ہو اسے آزمایئے فائدہ ہوگا پھر اللہ تعالی کا شکر کیجئے نقشہ نعلین پاک کی کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے جو بزرگوں نے آزمایا ہے کہ اس کے طفیل اللہ تعالی اپنے بندہ کے گناہ معاف کرتا ہے ان فوائد کو سن کر کسی کو وہم بھی نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی نے اس مقدس نقشہ میں اس سے بھی زائد فائدے مضمر فرمائے ہیں اگر تیرے دل میں نبی پاک ﷺ کی بزرگی کا یقین ہے تو اس کی تصدیق کر لے ورنہ کسی کے نہ ماننے سے نقشہ مبارکہ کی شان نہیں گھٹتی بلکہ اس کا اپنا نقصان ہے ہاں ضرورت مند تو بڑے بڑے حیلے کرتا ہے تجھے بھی اگر ضرورت ہے تو سچے عقیدے کے ساتھ اس نقش مبارک کو آزما کے دیکھ، اور اسے وسیلہ کے طور پر بارگاہِ حق میں معروضات پیش کر، پھر اس کریم کے الطاف دیکھ اور وہ اس لائق ہے کہ بندے کے معروضات پورے فرمائے آخر میں صلوۃ والسلام کا تحفہ عرض کرتا ہوں کہ وہ مالک صاحب نعلین نبی ﷺ پر بے شمار درود بھیجے اور ان کی آل واصحاب پر جب تک کہ تارے چمک رہے ہیں۔"

دیگر قصیدہ :

ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ "حضور علیہ السلام کے نعلین پاک میں بڑی برکت اور تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے وسیلہ پکڑتے وقت ایک سو بار درود شریف پڑھیے پھر جہاں بیماری ہے اس مبارک نقشہ کو وہاں رکھ دیجئے دوسرے اور بزرگ فرماتے ہیں کہ نقشہ مبارک تو ہر بیماری کی شفا ہے بلکہ ہر مقصد کے لیے بہترین وسیلہ ہے ایک صاحب بارگاہِ حق میں نعلین پاک کو وسیلہ کر کے عرض کرتے ہیں "یااللہ عزوجل اس کے طفیل مجھے پل صراط پر ثابت قدم رکھ، امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے اس کے کثیر فوائد گنائے ان میں سے چند ملاحظہ ہوں۔

عورت دردِ زہ کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں لے آسانی ہو جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہِ خلق میں معزز ہو زیارت روضہ اقدس نصیب ہو یا خواب میں زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہو جس لشکر میں ہو نہ بھاگے جس قافلہ میں ہو نہ لٹے جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے جس مال میں ہو نہ چرائے جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہو جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو موضع درد و مرض پر رکھ کر شفائیں ملیں ہیں، مہلکوں م مصیبتوں میں اس سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں۔(بدر الانوار)

خصوصی انتباہ :

مادہ پرست (کمیونسٹ خصوصیت سے اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نقشوں

وغیرہ سے شفاء کی امید رکھتا توہم پرستی ہے ان کو تو اتنا جواب کافی ہے کہ۔

مقدور دار مت که تو او ر اندیده

لیکن افسوس برادری کا ہے کہ اسلام کا دعوی اور پھر ایسے امور کو نہ صرف مدہم پرستی کا طعنہ بلکہ اس پر فتوی شرک مزید براں انہیں بھی یہی کہیں گے کہ اس نقشہ کے برکات آزما کر تو دیکھو جیسے مولوی اشرفعلی تھانوی نے آزمایا اور پھر اسپر رسالہ بھی لکھ دیا لیکن وہابیت کی ہوا لگی تو اس سے رجوع بھی کر لیا ہاں اس نقشہ نعلین مبارکہ کے فوائد و برکات سو فیصد مجرب ہیں آزما کر دیکھئے۔

اس کے بعد خصوصی توجہ ضروری ہے وہ یہ کہ یہ تو نقشہ کے فوائد و برکات کا حال ہے اصل نعلین اقدس کی شان کتنا ارفع اعلیٰ ہو گی کیا خوب فرمایا حضرتِ علامہ حسن رضا بریلوی قدس سرہ نے۔

اگر سر پہ رکھنے کو ملجائے نعل پاک حضور
پھر کہیں کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

مدینہ پاک

اس شہر مبارک کا ذرہ ذرہ تبرک ہے یہاں تک کہ حدیث شریف میں ہے۔شرابہا شفاء لکل داء (خلاصۃ الوفاء)

مدینہ پاک کی مٹی بھی شفاء ہے۔

لو، علامہ سمہودی قدس سرہ نے فرمایا مدینہ کے پھلوں سے شفا

حاصل کرنا ثابت ہے، فرمایا کہ مدینہ پاک کے اسماء لکھ کر بخار والے کے گلے میں ڈالے جائیں تو بخار ٹل جاتا ہے، اور فرمایا کہ مدینہ پاک گناہوں کی بیماری کی شفاء ہے۔

مدینے کی مٹی شہد شیر سے میٹھی :

مضمون طویل ہو رہا ہے لیکن دل چاہتا ہے کہ مدینہ پاک کی خاک اقدس کو مفصل عرض کر دوں یہ مضمون فقیر نے اپنی تصنیف محبوبِ مدینہ سے لے کر درج کیا ہے۔

مدینہ پاک کی مقدس مٹی کے فضائل

(۱) ابنِ النجار اور ابن الجوزی الوفاء نے روایت کی ہے۔

غبار المدینة اشفاء من الجذام

ترجمہ: "مدینہ پاک کی غبار کوڑھ کی شفاء ہے"

(۲) جامع الاصول میں اور زریں وابن الاثیر سعد (رضی اللہ تعالی عنہ) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپ کو اہلِ ایمان میں سے وہ لوگ ملے جو جنگ سے رہ گئے تھے ان کی آمد پر غبار اڑی، صحابہ میں سے کسی نے گرد و غبار سے منہ ڈھانپا یا ناک چھپایا تو آپ نے اس کے منہ وغیرہ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا۔

" والذین نفسی بیده ان فی غبار ھا شفاء من کل داء"

ترجمہ: "اس مالک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بے

شک مدینہ پاک کی غبار ہر مرض کی شفاء ہے۔"

فائدہ :۔ میرے خیال میں ہے اس کے آگے الفاظ یہ بھی تھے کہ کوڑھ اور برص کے لیے بھی شفاء ہے۔

(۳) رزین کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمرو غیرہ فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر ہاتھ بڑھا کر اس کا کپڑا خود ہٹا کر فرمایا"

ما علمت ان عجوۃ المدینۃ شفاء من السقم وغبارھا شفاء من الجذام

ترجمہ "کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مدینہ پاک کی عجوہ کھجور میں ہر بیماری کی شفاء اور مدینہ پاک کی غبار کوڑھ کی شفا ہے۔

(۴) ابن زبالہ کی روایت میں صیفی بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

والذی نفسی بیدہ ان تربتھا المومنۃ وانھا شفاً من الجذام

ترجمہ "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک مدینہ پاک کی مٹی امن دیتی ہے اور وہ کوڑھ کی شفاء ہے"

(۵) اسی سے مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں مجھے حدیث پہنچی کہ حضور نبی پاک شہ لولاک ﷺ نے فرمایا

غبار المدینۃ یطفی الجذام

ترجمہ "مدینہ پاک کی غبار کوڑھ کی گرمی کو بجھاتی ہے۔"

فائدہ:۔امام سمہودی مصنف وفاءالوفاء رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔
قد شاھدنا من استشفیٰ به وکان قد اضربه فنفعه جدا
ترجمہ "ہم نے بہت سے ان خوش بختوں کو دیکھا جنہوں نے اس سے شفا پائی اور اس مٹی کو استعمال کیا تو لازماً نفع پایا۔

فضائل خاکِ شفاء

یحییٰ بن الحسن نے جعفر لحیۃ العلوی وابن نجار سے ابن زبالہ کے طریق سے روایت کی کہ۔
"ایک دفعہ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ قبیلہ بنو الحارث کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھے، آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہے؟ عرض کی حضور ﷺ! یہ بخار میں مبتلا ہو گئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس صعیب (ایک جگہ کا نام ہے جو وادی بطحاں میں ہے، ہمارے دور میں اسے وادی خاکِ شفا سے یاد کرتے ہیں لیکن افسوس آج وہ وادی نوحہ کناں ہے اس کی اب وہی حالت ہے جو ہمارے ہاں جوہڑ کی، بلکہ عنقریب اس کا نام ونشان تک مٹا کر رہائشی مکانات اور کارخانہ کی تعمیرات کا منصوبہ ہے) نہیں عرض کی ہم اسے کیا کریں'؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی مٹی کو لے کر پانی میں ڈال کر یہ دعا پڑھ کر لعاب ڈالو،
بسم الله تراب ربنا بريق بعضنا شفاء المريضنا باذن ربنا
ترجمہ: "اللہ کے نام کی برکت سے مٹی ہمارے رب کی تھوک ہمارے بعض

کی اللہ تعالی کے اذن پر ہمارے بیمار کی شفا کے لیے ہے"
چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی کے فضل و کرم سے انہیں بخار چھوڑ گیا۔

خاکِ شفاء کا مقام

ابنِ نجار نے فرمایا کہ میں نے اپنے زمانہ میں وہی گڑھا دیکھا ہے لوگ اس سے مٹی لے جاتے ہیں ان سے سنا کیا ہے کہ انہوں نے بیماریوں پر آزمایا اور مجرب پایا جس سے بیماروں کو شفا ملی میں نے وہاں سے مٹی اٹھائی تھی،

صاحبِ وفاء الوفاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ گڑھا تا حال موجود ہے جس کی مٹی تمام اسلاف واخلاف اٹھاتے اور بیماروں کی شفا کے لیے لے جاتے ہیں اور مجد والدین نے فرمایا کہ علماء کرام رحمھم اللہ نے ذکر کیا کہ انہوں نے بخاروں کے لیے آزمایا اور مجرب پایا کئی بیمار اس سے شفا پا گئے۔

فیروز آبادی کے غلام کو شفاء

شیخ مجد والدین فیروز آبادی نے فرمایا کہ میں نے بھی اسے آزمایا ہے کہ میرا ایک غلام تھا جو مسلسل ایک سال سے بیمار چلا آرہا تھا۔ میں نے اس جگہ سے مٹی لے کر پانی ڈال کر پلائی تو اسی دن اسے بخار چھوڑ گیا۔

خاکِ شفا کے استعمال کا طریقہ :۔

مطری کی طرح انہوں نے ایک جگہ پر لکھا کہ مٹی کو پانی میں ڈال کر بخار والے کو نہلایا جائے۔

فائدہ :۔ علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی پانی میں ڈال کر پہلے حضور نبی پاک ﷺ کی مذکورہ بالا دُعا دم کی جائے پھر اس اسے بیمار کو پلایا جائے اور نہلایا بھی جائے۔ (تاکہ دونوں طریقے یکجا جمع کرنے سے مزید برکت ہو)

حدیث شریف :۔ صحیحین کی حدیث میں ہے۔

کان رسول اللہ ﷺ اذا شتکی الانسان اوکانت بہ قرحۃ راوجرح قال باصبعہ لکندا

ترجمہ :۔ جب رسول اللہ ﷺ کسی انسان کو بیمار پاتے یا زخم دیکھتے تو اپنی انگلی مبارک سے مذکورہ بالا طریقہ پر عمل کرتے۔

اور حضرتِ سفیان اپنی شہادت کی دو انگلیاں زمین پر رکھ کر پھر اٹھا کر کہتے۔

بسم اللہ تربۃ ارضنا وبریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

ترجمہ : اللہ کے نام پر ہماری مٹی اور ہمارے بعض کی تھوک سے ہمارا بیمار بیماری سے شفا پائے گا"

فائدہ :۔ ایک روایت میں ہے کہ انگلی مبارک پر لب اطہر لگا کر زمین پر لگاتے تاکہ مٹی لگ جائے پھر یہ دعا پڑھ کر اسے اس جگہ پر لگا دیتے تھے۔

حدیث شریف ۸ :۔ ابن زبالہ کی روایت میں ہے ایک شخص حضور سرور عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اس کے پاؤں پر زخم تھا حضور اقدس ﷺ نے چٹائی کا ایک حصہ ہٹالیا اور انگلی شہادت کو مٹی لگا کر اپنی لبِ اطہر اس پر رکھ کر پڑھا۔

بسم اللّٰہ ریق بعضنا بتربۃ ارضنا یشفی شقیمنا باذن ربنا

پھر آپ نے تھوک مبارک پر ڈال کر شہادت کی انگلی اس شخص کے زخم پر لگائی تو وہ فوراً شفایاب ہو گیا، اسے معلوم ہوا کہ گویا اس کے پاؤں سے رسی ہٹالی گئی ہے۔

فائدہ :۔

اس قسم کی حکایت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ سے بھی منقول ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس علاج کے تجربہ و مشاہدہ سے مشرف ہوا جس زمانہ میں مدینہ منورہ میں قیام کا میرے لیے قیام رہا میرے پاؤں پر ایسا شدید ورم ہو گیا کہ اطباء نے بالاتفاق اس کو ہلاکت یقینی کی علامت تجویز کی مگر میں نے اس پاک مٹی سے اپنا علاج شروع کر دیا اور تھوڑے ہی دنوں میں آسانی اور سہولت کے ساتھ اس مہلک بیماری سے صحت یاب ہو گیا (جذب القلوب)

فائدہ :۔

خاکِ شفاء ہو یا مدینہ پاک کی خاک اقدس اسے کھانے کے بجائے پانی میں

گھول کر پی لینا چاہیے کیونکہ علماء کرام کہتے ہیں کہ مٹی کھانا حرام (مکروہ) ہے لیکن اس مٹی پاک کو اس عموم سے خاص کرتے ہیں بلکہ ہمارے حریف مخالفین اہلسنت غیر اللہ سے نفع و نقصان کی امید پر شرک کا فتوی لگانے کو توحید اور دین کی بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں وہ بھی اس پاک مٹی سے شفا یابی پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں تاکہ لوگ کہیں کہ یہ بھی بڑے عاشق رسول ﷺ ہیں ان کی مثال اہلِ کوفہ کی ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کرنے کے بعد فتوی پوچھتے پھرتے تھے کہ مکھی کو مارنے کا کتنا گناہ ہے، یہلوگ بھی ادھر تو رسول اللہ ﷺ کے علم کو شیطان اور ملک الموت سے گھٹایا اور اپنے جیسا انسان بشر کہا اور ان کے علم مبارک کو جانوروں، پاگلوں سے تشبیہ دی غرضیکہ توہینِ رسول اللہ ﷺ میں ذرہ برابر کسر نہ چھوڑی لیکن یہاں آپ کے شہر مبارک کی مٹی اور گردو غبار کو آسمان سے اوپر چڑھادیا، ہماری تو اس سے خوشی ہے کہ اس سے اور آگے بڑھائیں تاکہ کلمہ پڑھانے کا احسان لوا ہو، (ان کے بڑوں کی سوانح عمریوں اور حج کے سفرنامے پڑھیے۔

فائدہ:۔

سوائے خاکِ شفاء کے سوا خاکِ مدینہ یا کنکریاں گھروں کے لیے نہ لائیں کیونکہ وہاں کی خاک اور کنکریاں عراقِ مدینہ پاک سے لانے والے پر نالاں ہوتے ہیں جیسا کہ بعض حجاج وذاکرین سے معلوم ہوا۔

سید الشہداء امیر حمزہ کی شہادت گاہ کی مٹی

اسلاف رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ امیر حمزہ کی شہادت کی جگہ کی مٹی دردِ سر کے لیے شفاء ہے علامہ یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ترتبه حمزه الماخوذ من الميل الذى به مصرعه الاطباق اسلف والخلف على نقلها للتداوى من الصداع جواہر البحار (صفحہ ۲۳، جلد ۴)

حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت گاہ کی مٹی دردِ سر کے لیے شفاء اس طرح اسلاف واخلاف سے منقول ہے۔

(ف) سلف و خلف سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر علامہ یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۳۵۰ھ تک امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت گاہ کی مٹی تبرک کے طور پر دردِ سر کی شفاء کے لیے کام آتی ہے، لیکن حدیث کے فتوائے شرک سے آپ اس کا نام ونشان تک نہیں، ہاں یہ تو ثابت ہوا کہ ہر دور میں مٹی تبرک کے طور پر مستعمل ہوتی رہی۔

فائدہ :

یہ صرف سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص نہیں بہت سے اولیاء کرام ان کے مزارات کی خاک شفاء کا سبب شہوں سے یہاں تک کہ دیوبندیوں نے مولوی یعقوب کی قبر کی مٹی کو بھی خاکِ شفا مانا۔

صہیب کی قبر کی مٹی :۔

علامہ سمہودی وفاء الوفاء کے فصل خاص میں لکھتے ہیں کہ۔

قلت قبرته صعیب اولیٰ بذلک لماسبق فیه ای الفصل الخاص من ان ترابه شفاء

میں کہتا ہوں کہ صہیب کی مٹی شفاء کے لیے اولیٰ ہے جسے فصل خاص میں گذرا کہ اس کی مٹی شفاء ہے۔

(جواہر البحار ص ۲۳ ج ۴)

فائدہ :اسی جواہر میں لکھا ہے۔

وهو وادی بطحان، وہ بطحان کی ایک وادی ہے۔

بہر حال خاکِ شفاء عرصہ دراز تک مدینہ پاک میں سے ہر ملک کے لوگ لے جاتے ہیں اور ہر ملک میں اس کا چرچہ تھا لیکن افسوس کہ نجدیوں نے اب جگہ کو بند کر دیا اب نہ خاک رہی نہ شفاء۔(اناللہ وانا الیہ راجعون)

نقشہ کعبہ وگنبدِ خضراء

یہ دونوں نقشے ہر سنی کے گھر کی زینت ہوتے ہیں یہ بھی بہت بڑی برکت والے نقشے ہیں، امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے لکھا کہ حضرت تاج الدین فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ جو تفسیر میں تحریر فرمایا کہ من فوائد ذلک ان من لم یمکنه زیارة الروضته فلیذز مثالها فلیستمله مشتاقالا نه ناب مناب الاصل کما

قد ناب مثال نعله الشریفة مناب عینها فی المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحیة ولذاجعلو اله من الاکرام والا حترام مایجعلون للمنوب عنه ۔ یعنی روضہ مبارک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملے وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ نقل اسی اصل کے قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ گواہ ہے، ولہذا علمائے دین نے اس کی نقل کا اعزاز واکرام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔ (الائل الخیرات ومطالع المسرات وغیرہما من معتبرات)

فائدہ :۔

دورِ سابق میں ان نقشوں بالخصوص گنبدِ خضراء کی زیارت کے وقت درودِ شریف کی کثرت کے ساتھ معطر ومعنبر ہو کر زیارت کرتے "امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے بدر الانوار میں لکھا کہ علامہ طاہر فتنی مجمع البحار میں اپنے استاذ حضرت عارف باللہ سیدی علی متقی مکی وہ اپنے استاذ امام ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالی سے نقل فرماتے ہیں من استقیظ عند اخذالطیب وشمه الی ماکان علیه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم من مجته اللطیب وصلی اللّٰه تعالی علیه وسلم لما وقرفی قلبه من جلالتة واستحقاقه علی کل امته ان یلحظو ابعین نهایة الاجلال عند رویة شئی من اثار ہ اومایدل علیها فهو اثب بما له فیه أکمل الثواب الجزیل وقداستحبه العلماء لمن رای

شيئا من اثاره صلى الله تعالى عليه وسلم ولا شك ان من استحضر ما ذكرته عندشمه للطيب يكون كالرائى بشئى من اثاره الشريفة فى المعنى فليس به الا أكثار من الصلوة والسلام عليه صلى الله تعالى عليه وسلم حيسئذ اه

مختصرا اس ارشاد جمیل میں صاف تصریح جلیل ہے کہ تمام امت پر رسول اللہ ﷺ کا حق ہے کہ جب حضور پرنور ﷺ کے آثار شریفہ سے کوئی چیز دیکھیں یادہ شے دیکھیں جو حضور کے آثار شریفہ سے کسی چیز پر دلالت کرتی ہو، تواس وقت کمال ادب و تعظیم کے ساتھ حضور پرنور سید عالم ﷺ کا تصور لائیں اور درود شریف کی کثرت کریں ولہذا جو خوشبو لیتے یا سونگھتے وقت یاد کرے کہ مصطفے ﷺ اسے دوست رکھتے تھے وہ بھی گویا معنی آثار شریفہ کی زیارت کر رہا ہے اسے اس وقت درود پڑھنے کی کثرت مسنون ہونی چاہیے تو نقل روضہ مبارکہ کہ صاف صاف مایدل علیھا میں داخل ہے اس کی زیارت کے وقت حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و تکریم اور حضور پر درود و تسلیم کیوں نہ مستحب ہوگی، ایسی تعظیم کرنے والے کو معاذ اللہ کفار و مشرکین کے مثل بتانا سخت ناپاک کلمہ بے باک ہے قائل جاہل پر توبہ فرض ہے، بلکہ از سر نو کلمہ اسلام کی تجدید کرکے اپنی عورت سے نکاح دوبارہ کرے کہ اس نے بلاوجہ مسلمانوں کو مثل کفار بتایا رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں۔

من دعارجلابا لكفروقال عدو الله وليس كذلك الا جار عليه رواه الشيخان ان اعن ذر رضى الله تعالى عنه

ترجمہ: جس نے کسی کو کفر سے منسوب کیا اور کہا اے اللہ کے دشمن حالانکہ وہ ایسا نہیں تو وہ کلمہ لوٹ کر قائل پر آئے گا (اس مسئلہ کی تفصیل کے فقیر اویسی کا رسالہ "مسلمان کو کافر نہ کہو" کا مطالعہ فرمائیے (اویسی غفرلہ)

روضہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر روضہ مبارک کہ حضرت شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید ظلم وجفا صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علی جدہ الکریم علیہ کی صحیح نقل بنا کر محض بہ نیت تبرک بے آمیزش منکرات شرعیہ مکان میں رکھے تو شرعاً کوئی حرج نہیں۔

تعزیہ کی مذمت

تعزیہ ہرگز اس کی نقول نہیں نقل ہونا درکنار بنانے والوں کو نقل کا قصد بھی نہیں۔ نئی تراش نئی گڑھ جسے اس اصل سے نہ کچھ علاقہ نہ نسبت پھر کسی میں پریاں کسی میں براق کسی میں اور بیہودہ طمطراق پھر کوچہ بکوچہ ودشت بدشت اشاعتِ غم کے لیے ان کا گشت اور اس کے گرد سینہ زنی ماتم سازشی کی شور افگنی حرام مرثیوں سے نوحہ کنی عقل ونقل سے کٹی چھنی کوئی ان کھچیوں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے کوئی مشغول طواف کوئی سجدہ میں گرا ہے کوئی اس مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام عالی مقام سمجھ کر اس ابرک پنی سے مرادیں مانگتا، منتیں مانتا ہے عرضیاں باندھتا حاجت روا جانتا ہے پھر باقی تماشے باجے تاشے، مردوں عورتوں کا راتوں کو

میل اور طرح طرح کے بے ہودہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا۔ ان بے ہودہ رسموں نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کردیا پھر وبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا، ریاؤ تفاخر اعلانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے، روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے پیسے مٹی رہتے ہیں گر کر غائب ہوتے ہیں مال کی اضاعت ہوتی رہی ہے، فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں باجے بجتے چلے، رنگ رنگ کے کھیلوں کی دھوم بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم شہوانی میلوں کیپوری رسوم جشن فاسقانہ یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ ڈھانچ بعینہا حضرات شہداء کرام علیہم الرضوان کے پاک جنازے ہیں۔

اے مومنو اٹھا جنازہ حسین کا

گاتے ہوئے مصنوعی کربلا پہنچے وہاں کچھ نوچ اتار باقی توڑ تار دفن کردیئے یہ ہر سال اضاعت مال کے جرم و وبال جداگانہ رہے اللہ تعالیٰ صدقہ حضراب شہدائے کرام کربلا علیہم الرضوان والثناء کا مسلمانوں کو نیک توفیق بخشے اور بدعات سے توبہ دے آمین۔

تعزیہ داری کہ اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت ناجائز و حرام ہے، ان خرافات کے شیوع نے اس اصل مشروع کو بھی

اب مجذور و محظور کردیا کہ اس میں اہل بدعت سے مشابہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لیے التاسے بدعات کا اندیشہ ہے وما یؤدی الٰی محظور محظور حدیث شریف میں ہے اتقوا مواضع التھم لہذا دربارہ کربلائے معلی اب صرف کاغذ پر صحیح نقشہ لکھا ہوا محض بقصد تبرک بے آمیزش منہیات بایں رکھنے کی اجازت ہو سکتی ہے (بدر الانوار منکرات)

فائدہ: یونہی ہر محبوب خدا کے روضہ کا نقشہ مثلاً حضور غوث اعظم و حضور خواجہ غریب نواز اور بابا فرید داتا گنج وغیرہم اہل اللہ کے روضوں کا نقشہ متبرک ہے۔

اہلسنت کی اصلاح

بہت سے اہلسنت اپنے مرشدان کرام و دیگر اولیاء کرام مثلاً سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضور غریب نواز اور بابا فرید وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فوٹو، تصویر مجسمے گھر میں سجاتے ہیں یہ بالکل ناجائز، اور سخت گناہ ہے اس میں برکت کے بجائے بے برکتی ہو گی اس لیے جس گھر میں فوٹو، تصویر مجسمہ ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے یونہی جب اولیاء کرام کی ارواح تمہارے گھروں میں خلاف امر رسول اللہ ﷺ دیکھیں گے وہ تم پر بجائے خوشی کے ناراض ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مجسمہ دفن کروایا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی بڑے سے بڑا بڑھ کر

نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کسی بزرگ سے عقیدت میں بڑھ سکتا ہے اسی لیے تمہارے لیے بھی ضروری ہے کہ ان بزرگوں کی تصویریں فوٹو گھر میں نہ رکھیں بلکہ انہیں دفنا دیں۔

(وما علینا الا البلاغ المبین)

گنگوہی اور تبرک :

خدام الدین میں ہے کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ایک مرتبہ بیمار ہو گئے جب تندرست ہوئے تو صاحبزادے نے تکریم میں بہت سے لوگوں کی دعوت کی، مولانا گنگوہی نے اپنے ایک خاص خادم سے فرمایا کہ جب غریب لوگ کھانا کھا چکیں تو ان کے سامنے کا بچا ہوا کھانا جو کہ سقوں کو دیا جاتا ہے وہ سب میرے پاس لے آنا کہ وہ میں کھاؤں گا، اور یہ خیال نہ کرنا کہ ان کا بدن صاف نہیں ان کے کپڑے صاف نہیں اور اس کو تبرک اس لیے قرار دیا کہ وہ مومن ہیں خدا کے محبوب ہیں حدیث میں آیا ہے یا عائشہ قربی المساکین چنانچہ وہ کھانا حضرت گنگوہی کے پاس لایا گیا اور حضرت نے اس کو نہایت رغبت سے کھایا۔

ف :۔ کیا کسی نے اس قسم کی قدر غریبوں کی کر کے دکھائی ہے۔

(تجارتِ آخرت صفحہ ۱۴)

حوالہ (ہفت روزہ خدام الدین صفحہ ۱۴ ۱۰ جون ۱۹۶۲ء رسالہ لاہور)

انتباہ :

غور فرمائے کہ یہاں پر تو گنگوہی صاحب کو غرباء کا پس خوردہ پیارا

لگ رہا ہے لیکن تبرکات پر شرک وبدعت کے فتوے ۔

عجب رنگ ہیں زمانے کے

فقیر ان کی ایسی بے ڈھنگی چال کی وجہ گزشتہ اوراق میں لکھ چکا ہے۔

بوسئہ تبرکات :

ہم اہلسنت کہتے ہیں کہ جس چیز کی نسبت رسولِ کریم ﷺ کی طرف ہو جائے اس کا چومنا موجبِ صد برکات ہے بلکہ ان میں بعض کا چومنا واجب اور بعض کا سنت بعض کا مستحب بعض کا مباح۔

فتوی دیوبند :۔

پہلے مخالفین کے ایک امام کا فتوی پیش کردوں تاکہ کسی کو شرک و بدعت کے فتوی میں جوش نہ آجائے۔

دیوبندی کے حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں حضور ﷺ کا اثر محسوس ہے اور یہ ایک طبعی بات ہے چنانچہ اگر ایک طرف قرآن رکھا ہو اور حضور ﷺ کا قمیص مبارک بھی رکھا ہو دیکھو اودل کدھر کھنچتا ہے، طبیعت کا جذب کدھر زیادہ ہوتا ہے گو اعتقاداً وہ حق تعالیٰ کا کلام ہے اسکی تعظیم واجب ہے مگر عملاً تم اس کے ساتھ وہ برتاؤ کروگے جو قرآن کے ساتھ نہیں کرتے پھر بھی نہ شرک ہے نہ ترکِ ادب ہے (بحثہ روح القیام ص ۱۱)

نقشہ روضہ رسول ﷺ (نقشہ کعبہ مکرمہ)

گنبدِ خضرا اور کعبہ مکرمہ کے نقشے تبرک کے طور پر رکھنے کے متعلق مولانا عبدالحق الہ آبادی خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی حاشیہ دلائل صفحہ ۴۴ علامہ فاسی شارح دلائل کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس شکل مبارک کو محبِ مشتاق دیکھے اور غایت محبت سے بوسہ دیا اپنا شوق بڑھائے بزرگوں نے اس کے خواص وبرکات لکھے ہیں اور انکا تجربہ کیا ہے پھر لکھا کہ جب دلائل الخیرات میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ختم کرے تو چاہیے کہ حضور علیہ السلام کی ذات کو اپنے پاس حاضر جانے اگر یہ تصور نہیں ہوسکتا تو اتنا سمجھے کہ وہ روضہ مقدسہ کے پاس گویا آپ کے حضور بیٹھا درود پڑھ رہا ہے

فتوائے دیوبند :۔

حضورِ پاک ﷺ روضہ مبارکہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے نقشوں کے بوسے لینا اور ان پر انتہائی شوق و محبت میں آنکھیں ملنا جائز ہے۔
فتاوی اشرفیہ امدادیہ ج ۳ مطبوعہ مجتبائی دہلی کتاب مسائل شتی صفحہ ۱۴۰ پر ایک سوال کے جواب میں دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں (فارسی عبارات کا ترجمہ پیش خدمت ہے) لیکن اگر انتہائی شوق سے ایسا کرے تو وہ قابلِ ملامت ہے اور نہ اس کو جھڑکنا چاہیے کہ ایسے آدمی کو اس فعل پر ملامت کرنا اور جھڑکنا بے جا ہوگا۔ کتبہ

الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ الجواب صحیح اشرف علی عفی عنہ ۲ محرم ۱۳۲۲ھ

اُویسی کی گزارش

ہمارے اہلسنت کا شعار بن گیا ہے کہ اپنے مکان و دکان، اشتہار، اخبار، خطوط کتاب، رسائل وغیرہ پر دونوں نقشوں منقوش کراتے ہیں صرف اسی لیے کہ یہ تصور اتنا پختہ اور مضبوط ہو جائے کہ عاشق بول اٹھے۔

؎ میں یہاں اور میرا دل مدینے میں ہے۔

نقشہ نعل پاک

ہمارے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نعلین شریف (جوتیاں مبارکہ) کے نقشوں کو چومنا اور سر پر رکھنا اور ان کے وسیلہ سے اپنی حاجت مانگنا بے مراد کو بامراد کر دیتا ہے اپنے بزرگوں کی بات سے پہلے تھانوی کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

فتوی دیوبند :۔

دیوبندی حضرات کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب نیل الشفاء بنعل المصطفےٰ میں لکھتا ہے کہ "فی زمانہ کثرت معاصی کی وجہ سے ہم پر بلیات کا ہجوم ہے اور دل اور زبان کی کیفیت خراب ہونے کی وجہ سے توبہ استغفار قبول نہیں، البتہ اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اس کی برکت سے حضورِ

قلب بھی میسر ہو سکتا ہے اور امید قوی ہو تو اس کی برکت سے حضور قلب بھی میسر ہو سکتا ہے اور امید قبول بھی ہے منجملہ ان وسائل کے تجربہ بزرگان نقشہ نعل مقدسہ حضور سرور عالم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قوی البرکت اور سریع الاثر پایا گیا ہے اور اسی کتاب میں یہی مولوی اشرف علی اسی نقشہ نعلین مبارک سے وسیلہ پکڑنے کا طریقہ یوں بیان کرتا ہے بہتر ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف گیارہ بار کلمہ طیبہ، گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور بتضرع تمام (پوری عاجزی سے) جناب باری تعالی میں (اللہ کے حضور) عرض کرے کہ الہی جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لیے ہوں ان کا ادنی درجہ کا غلام ہوں الہی اس نسبتِ غلامی پر نظر فرما کر برکت اسی نقشہ نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرما (پھر لکھتے ہیں) پھر سر پر سے اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو بہت سے بوسے دے اشعار ذوق و شوق سے عشق محمد کی زیادتی کی غرض سے پڑھے اور یہی مولوی اشرف علی صاحب اسی کتاب میں اسی نقشہ نعلین شریف کی برکتیں اسی طرح بیان کرتے ہیں "اسی نقشہ کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے جو شخص تبرکا اس کو اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبہ سے شیطان سرکش سے حاسد کی نظر بد سے امن و امان میں رہے اور اگر حاملہ عورت دردِ زہ کی شدت میں اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہٖ تعالی اس کی مشکل آسان ہو جائے اور پھر

ان ہی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے حضور ﷺ کی پاک جوتیوں کی خصوصیات جو علامہ محدث حافظ تلمسانی نے اپنی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعام میں بیان کی تھیں ذکر کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے خاص فضل و کرم سے ان لوگوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب کیا اور بہت کو ہلاکت سے بچایا ہے بہت کو بیماری سے نجات عطا فرمائی ہے جنہوں نے محبوب خدا ﷺ کی جوتیوں کو اور ان کے نقشوں مبارکہ کو وسیلہ بنا کر سوال کیا تھا۔

نعلین پاک سے عشق :۔

کتاب الوسیلہ مصنفہ جناب بادشاہ گل صاحب نجاری اکوڑہ خٹک پشاور کے صفحہ ۱۱۹۔۱۲۰ پر لکھا ہے کہ امام ابوالخیر محمد امین محمد الجزری علیہ الرحمتہ کے چند اشعار جو شوق و محبت سے فرما چکے ہیں پیش خدمت ہیں نعل شریف (مبارک جوتیوں) کا وسیلہ پکڑتے وقت ان اشعار کو پڑھنا شوقاو محبتاً باعث اجر و مزید قبولیت ہوں گے۔

یا طالباً تمثال نعل نبیه   هاقد وجدت الی اللقاء سبیلاً

ترجمہ: اے طالب نقش نعل شریف اپنے نبی
آگاہ ہو جا تحقیق پالیا تو نے اس کے ملنے کا راستہ

فاجعله فوق الراس وخضعن له   وتغال فیه واوله التقبیلا

ترجمہ: پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع عاجزی کر اس کے لیے
اور مبالغہ کر خضوع میں اور لگا تار اس کو بوسے دے

من یدعی الحب الصحیح فانہ　　یثبت علی مایدعیہ دلیلاً

ترجمہ:۔جو شخص دعوی کرے سچی محبت کا پس بے شک

قائم کرتا ہے اپنے دعوی کی دلیل

اور حضرت سید محمد المجازی الحسینی مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لمارایت مثال نعل المصطفےٰ　　المسند الوضع الصحیح معرفا

ترجمہ:جب دیکھا میں نے نقشہ نعل شریف حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا

جن کی وضع (یعنی جوتیوں کا طرز) مسند صحیح سے بتلائی ہوئی تھی

فحست وجھی بالمثال تبرکاً　　فشفیت من وقتی وکنت علی الشفا

ترجمہ:۔تو میں نے مل لیا اپنے چہرے پر اس نقشے کو واسطے برکت کے

سو مجھ کو اسی وقت شفا مل گئی حالانکہ میں ہلاکت کے قریب ہو گیا تھا

وظفرت بالمطلوب من برکاتہ　　ووجدت فیہ ما ارید من الصفا

ترجمہ:۔اور پہنچ گیا میں (اپنے) مطلب کو اس کی برکتوں سے

اور پایا میں نے اس میں جو کچھ میں چاہتا تھا صفائی سے۔

مزید فقیر کے رسالہ "فضائل نعلین پاک" کا مطالعہ کیجئے۔

ابو الحسن خرقانی کا جبہ

سلطان محمود غزنوی المتوفی ۴۲۱ھ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی المتوفی ۴۲۴ھ میں خدمت میں ایک دفعہ خرقان حاضر ہوا۔رخصت ہوتے وقت محمود نے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی نشانی دیجئے آپ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا اور اس کو سلطان نے بصد خوشی لے کر بطور تبرک اپنے پاس رکھا جب

ہندوستان کے مشہور مندر سومنات پر چڑھائی کی اور عین حالتِ لڑائی میں کفار کا پلہ بھاری نظر آنے لگا اور خطرہ ہوا کہ مسلمان کہیں شکست نہ کھا جائیں سلطان نے گھوڑے سے کود کر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کے اس پیراہن مبارک کو ہاتھ میں لے کر دعا مانگی کہ الہی اس پیراہن کے طفیل فتح نصیب فرما رحمتِ خداوندی سے دعا مقبول ہوئی اور اللہ تعالی نے سلطان کو فتح مندی نصیب فرمائی اس شب محمود نے خواب میں حضرت شیخ کو دیکھا فرماتے ہیں کہ محمود نے تو ہمارے خرقہ کی کچھ عظمت نہیں کی، اگر تو اللہ تعالی سے دعا کرتا کہ یہ تمام کافر مسلمان ہو جائیں تو سب مسلمان ہو جاتے۔

فائدہ :

معلوم ہوا کہ محمود بت شکن اور غازی ہند تب بنا جب اس نے صالحین اور بندگانِ خدا کے ساتھ محبت و عقیدت پیدا کی " اور ان کے تبرکات تک کو سر آنکھوں پر جگہ دی، میدانِ جہاد میں تیغ و سپر اور تیر و سنان کے ساتھ ان آثار صالحین سے بھی کام لیا گیا اور در حقیقت ان پاک نفوس کی آن فاس کی برکتیں ہیں اور ان کی دعائیں ہیں کہ اس کفر زار میں توحید کی روشنی پھیل گئی، آج مادیت و ظاہر پرستی اور ظاہر بینی کا زمانہ ہے اسی لیے دعا و توجہات کی فتح مندی ہم سے کوسوں دور بھاگتی ہے، اور روز بروز نئی نئی ذلتیں اور شکستیں چمٹتی جاتی ہیں یاد رکھنا چاہیے کہ آج بھی اگر مسلمان کو بت شکن بننا اور کسی "سومنات" کو فتح کرنا ہے تو ضرور کسی خرقانی کے خرقہ دریدہ کو آنکھوں سے لگانا ہو گا اور سلطان محمود ہو کر بھی اپنے کبر و غرور

کو مٹاکر اس کی خانقاہ پر حاضری دینی ہو گی (ماخوذ)

نوٹ:۔ اس طرح اولیاء کرام کے بے شمار واقعات تاریخ اسلام میں موجود ہیں فقیر نے صرف نمونہ کے طور پر ایک واقعہ عرض کر دیا،

تبرکات سند حدیث :

محدثین کبھی اسناد صحیح نقل کر کے فرما دیتے ہیں

لوقرعت هذه الاسناد علی مجنون لبراء من جنته اگر یہ اسناد کسی دیوانہ پر پڑھی جائیں تو اس کو آرام ہو جائے اسناد میں کیا ہے بندگانِ دین، راویانِ حدیث کے نام ہی تو ہیں، ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی سند کی برکت

حضرت امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے صد عشق مجرب میں لکھا کہ جب امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا حافظان حدیث امام انوار آئمہ راضی اور امام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بے شمار طالبان علم وحدیث حاضر خدمت ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آباء کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں خلق کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں دو گیسو شانہ پر لٹک رہے تھے پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے کوئی روتا ہے کوئی خاک پر لوٹتا ہے کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش سب لوگ۔

خاموش رہے دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی حضور نے فرمایا۔

حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عنهم قال حدثنی جیسی وقرة عینی رسول اللهﷺ قال حدثنی جبرائیل قال سمعت رب العزة یقول لا اله الا الله حصنی فمن قال دخل حصنی دخل حصنی انم امن من عذابی یعنی امام علی رضا امام موسے کاظم، وہ امام جعفر صادق وہ امام وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میرے آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ علیہ نے مجھے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا کہ لا الہ اللہ میرا قلعہ ہے تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذب سے امان میں رہا یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا دورتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کیے گئے بیس (۲۰۰۰۰) ہزار سے زائد تھے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا لو قرات فصد الاسناد علی مجنون بعدی من جنتہ یہ مبارک سند اگر جنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفاء ہو۔

اس قسم کے اور اسناد بھی ہیں جو احادیث مبارکہ کی شرح میں مفصل محرر ہیں، اور اصحاب بدر کے اسماء بطور ورد برائے فوائد پڑھے جاتے

ہیں غرضیکہ اس طرح کے کلمات طیبات اور اسماء مبارک کے برکات جیسے دنیا میں فائدہ دیتے ہیں ایسے ہی آخرت میں اسی لیے ان کے اسفادہ واستفاضہ کا انکار محرومی کی علامت ہے۔

اسمائے محبوبانِ خدا

ہم اہلسنت محبوبانِ خدا علیہ ﷺ کے اسماء مقدسہ سے تبرک حاصل کرتے ہیں پانی پر دم کر کے یا وہ اسماء مبارکہ لکھ کر گلے میں ڈالنا یا ان کا وظیفہ کرنا شرعاً جائز و مستحسن ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ ان سے فوائد اور فیوض وبرکات نصیب ہوتے ہیں، مثلاً

تعویذ دردزہ

تسہیل ولادت کے لیے مندرجہ ذیل لکھ کر ناف پر باندھیں یا سیدھے مندرج ذیل لکھ کر ناف پر باندھیں یا سیدھے ہاتھ میں دیں جب بچہ پیدا ہو اسے فوراً اتار لیا جائے اور اسے حفاظت رکھا جائے نقش یہ ہے۔

بخار نوبتی کے لیے:۔

" وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْل "لکھ کر بخار کے آنے سے پہلے ماتھے پر چسپاں کیا جائے۔

بواسیر خونی ہو یا بادی :۔

گیہوں کے آٹے کی ٹکیہ پکا کر یہ نقش لکھ کر مریض کو سات روز تک کھلایا جائے انشاء اللہ عزوجل اس موذی مرض سے نجات ہو گی۔ نقش انگشتری میں کندہ کرا کے پہنے نقش یہ ہے۔

اصحابِ کہف اسماء :۔

دروازے پر لکھ کر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہو پاتا کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈالدیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے بچے کے رونے ،باری کہ بخار درد سر ام الصبیان خشکی وتری کے سفر میں جان ومال کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لیے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں

صحابِ کہف قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگر چہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں مکسلمنا ، علیخا ، مرطونس ،بینونس ،سارنیوس ،ذوانوانس ،(خزائن العرفان)

نوٹ : اصحاب کہف کے اسماء مبارکہ کے دیگر خواص اور ان کے تفصیل واقعات ودیگر عجائبات فقیر کی کتاب "اصحابِ الکهف "میں پڑھیے۔

سوال :۔ مشکوۃ باب غسل المیت میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام عبداللہ ابن ابی کی قبر پر تشریف لائے جب کہ وہ قبر میں رکھا جاچکا تھا اس کو نکلوایا، اس پر اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اپنی قمیض مبارک اس کو پہنائی

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب حضور سرورِ عالم ﷺ کا کرتا مبارک عبداللہ بن ابی کا فائدہ نہ دے گا تو باقی بزرگوں کا لباس یا شجرہ سلسلہ مشائخ وغیرہ کے فائدے کا خیال کرنا بے وقوفی ہے۔

جواب : ہم کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے دشمن اور آپ کے گستاخ کو تبرکات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نبی اکرم ﷺ نے اسی عقیدہ کو واضح کرنے کے لیے عمداً ایسے کیا تاکہ رہتی دنیا تک کے مسلمان امتی یقین کریں کہ ایمان کے ساتھ محروم انسان کو تبرکات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(۲) حضور نبی اکرم ﷺ کو عبداللہ ابی بن سلول کی منافقت اور اس کے جہنمی ہونے کا یقین تھا اور کرتا عطا فرمانے اور لعابِ دہن ڈالنے میں حکمتیں تھیں جنہیں ہم نے "احسن التحریر فی تقاریر دورہ تفسیر" میں وضاحت سے لکھا ہے باوجود اسکے آپ کے کرتہ عطا فرمانے سے اتنا تو معلوم ہوگیا کہ متبرک شفاء میت کے ساتھ دینا جائز ہے ورنہ حضور علیہ السلام اس کے لڑکے کے اصرار کے باوجود ہرگز ایسا نہ کرتے کیونکہ جو امر ناجائز ہو

اسے رسول اللہ ﷺ کیسے کرتے۔

(۳) اس سے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کے مختار کل ہونے کا ثبوت ملا کہ جہاں آپ نے متعلقات میں باذن اللہ و عطاءً منافع پہنچا سکتے ہیں وہاں ان سے منافع کا سبب بھی فرما سکتے ہیں ہم نے سابقاً متعدد روایات لکھی ہیں جن میں تصریح ہے کہ سرور عالم ﷺ اپنے متعلقات کے لیے فرمایا کہ ان سے میت کو قبر میں راحت و سرور نصیب ہوگا جیسا کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنا قمیض مبارک دے کر فرمایا کہ "انی البستها لتلبس من ثیاب ربھا" میں اسے قمیض اس لیے پہنا رہا ہوں تاکہ اسے بہشت میں بہشتی لباس عطا ہو۔

اس معنی پر یہی کہا جائے گا کہ لعابِ دہن کو ملائکہ نے منافق میں جذب نہ ہونے دیا ہوگا اور قمیض مبارکہ کے برکات بھی سلب کر لیے ہوں گے وغیرہ وغیرہ اور اسکی نظیر شرعاً موجود ہے وہ یہ انبیاء علیہم السلام کے نطفے پاک اور دوزخ میں جانے کے لائق نہیں لیکن نوح علیہ السلام کا بڑا کنعان جہنم میں جائے گا وہاں بھی یہی تاویل کرنی پڑے گی ورنہ اسلامی عقائد میں تضاد کیسا یہاں بھی تضاد ایسے ہی رفع ہوگا جب کہ صحابہ کرام کو تبرکات عطا ہوئے اور صحابہ کرام و تابعین سے تبرکات سے حصول تبرکات کا اثبات ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اور یہاں صرف معمولی وہم سے انکار کا کیا معنی

(ف) حضور سرور عالم ﷺ کا منافق کو تبرکات عطا فرمانے کے کئی وجوہ ہیں چند ایک ہم یہاں عرض کر دیتے ہیں۔

ا۔اس کا بیٹا مخلص مومن تھا، جس کی دلجوئی منظور تھی۔(۲)اس نے ایک بار حضرت عباس کو اپنی قمیض پہنائی تھی، آپ نے چاہا کہ میرے چچا پر اس کا احسان نہ رہ جائے۔(۳)اپنے رحمتِ عالم ہونے کا ثبوت دیا کہ یہ منافق زندگی بھر غلیظ و غضب کا مظاہرہ کرتا رہا لیکن ہم اس کی پر موت خوش نہیں بلکہ حقوق انسانی کے تحت اس کی وصیت پوری کر رہے ہیں نہ صرف جنازہ میں شرکت بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کی طرح اس کے ساتھ بھی نوازشیں فرمارہے ہیں۔

سوال :۔ ہم کفنی لکھنے کا فائدہ اس وقت مانتیں جب قبر میں جانے والا پڑھا لکھا ہو پھر موت تو پڑھائی لکھائی تمام بھلا دیتی ہے بلکہ مرنے کے بعد پڑھنا کیسا؟

جواب :۔یہ اہلسنت کے ضابطہ اسلام قواعد واصول سے روگردانی کی بین دلیل ہے کیونکہ اہلسنت کے نزدیک موت کے بعد انسان کے قوی و مشاعر میں بجائے ختم کے اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً ہم بند مکان میں باہر سے کچھ نہیں سن سکتے لیکن مردہ سنتا دیکھتا ہے اور پھر برزخ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ان پڑھ سب کچھ پڑھ سکتا ہے، چنانچہ ہم عربی زبان کو عرصہ تک سیکھتے رہتے ہیں لیکن میت قبر میں جاتے ہی عربی جانتا بولتا ہے جیسا کہ "منکر نکیر" کے سوالات اور مردے کے جوابات دلالت کرتے ہیں اور قرآن مجید میں ہے "اقراء کتابک" خطاب ہر انسان کو ہے پڑھا ہوا یا ان پڑھ "اسی لیے مخالفین کا یہ اعتراض لغو محض اور خالص جہالت پر مبنی ہے۔

سوال :۔ کیا ثبوت ہے کہ جس کو تبرک بنایا جارہا ہے وہ حضور اکرم ﷺ کا ہے یا اس بزرگ کا یقیناً ہے جن کی طرف وہ تبرک منسوب ہے۔

جواب :۔ حضرتِ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کاٹھیاواڑ میں ایک مسجد میں ۱۲ ربیع الاول کو بیان کرنے گیا وہاں موئے مبارک کی زیارت کی جارہی تھی۔

عشاق زیارت کررہے تھے درود و سلام کا نذرانہ بھیج رہے تھے دعائیں مانگ رہے تھے اشکبار تھے بہت پر کیف اور مبارک منظر تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک کونے میں منہ بنائے کھڑا ہے ہے؟ کہنے لگا کہ مسجدوں میں خرافات ہورہی ہے، اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ بال حضور علیہ ﷺ کے ہیں؟ اور اگر ہوں بھی تو اس کی تعظیم کا کیا ثبوت ہے؟ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو اس کا جواب نہیں دیا بلکہ اس سے سوال کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا عبدالرحمٰن میں نے پوچھا آپ کے والد کا نام؟ کہا عبدالرحیم میں نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ عبدالرحیم ہی کے بیٹے ہیں؟

کیونکہ اول تو اس نکاح کے گواہ نہیں اور اگر گواہ ہیں بھی تو صرف عقدِ نکاح کی گواہی دیں گے یہ کیسے معلوم ہوگا کہ آپ کی ولادت بھی انہیں کے سبب ہی سے ہوئی ہے وہ کہنے لگا مسلمان کہتے ہیں کہ میں انہی کا یعنی اپنے ابا عبدالرحیم کا بیٹا ہوں اور مسلمانوں کی گواہی معتبر ہے، تو میں نے بھی جواب میں کہا کہ مسلمان کہتے ہیں کہ یہ موئے مبارک حضور ﷺ ہی

کے ہیں اور مسلمانوں کی گواہی معتبر ہے اس پر وہ شخص بہت شرمندہ ہوا۔

تبصرہ اویسی :۔

حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے الزامی جواب سے مخالف کو جواب دیا اور دراصل مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا جواب ایک اسلامی قاعدہ پر مبنی ہے وہ یہ کہ جس میں شہرت عامہ ایسی ہو کہ جس میں کذب کا وہم نہ ہو سکے جسے خبر استفاضہ بھی کہا جاتا ہے ایسی شہرت پر اصولی طور پر کئی مسائل مرتب ہوتے ہیں اور یہ قاعدہ حدیث شریف " انتم شہداء اللّٰہ علی الارض (تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو) کے عین مطابق ہے اسی قاعدہ پر ہم تبرکات سے برکات حاصل کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

سوال :۔ اگر کوئی شخص کسی تبرک کے بارے میں جھوٹ مشہور کر دے کہ یہ حضور ﷺ کے تبرکات ہیں یا کسی دوسرے کے بارے میں یہ کہہ دے کہ یہ حضور ﷺ کے تبرکات ہیں حالانکہ وہ عام آدمی کا ہی ہے۔

جواب :۔ اسلام میں نسبت کی تعظیم کو بہت بڑی وقعت ہے، چونکہ تبرکات اعلیٰ شخصیات کی طرف منسوب ہیں لہذا ہم نسبت کی تعظیم کریں گے مگر اس جھوٹ کو مشہور کرنے والا سخت گناہ گار ہوگا۔ اور ہمیں نسبت کی تعظیم کرنے کا ثواب ملے گا۔ نسیم الریاض شرح شفاء میں قاعدہ بالا مذکور ہے اور حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمتہ شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

نبی کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے

سامان مبارک کا مقدس مکانات، اور جو کوئی شے جسم انور سے چھو بھی گئی ہو اور جس شئے کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی ہے ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا ہے۔

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ الباری شرح شفاء میں اسی عبارت کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو بھی چیز نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کی طرف منسوب ہو اور مشہور ہو اس کی تعظیم کی جائے۔

نوٹ :۔ بعض تبرکات رسول اللہ ﷺ کے مقامات اور ان کے متعلق معلومات فقیر کا رسالہ "المعلومات فی التبرکات" پڑھیے۔

واللہ تعالی اعلم

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری، ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۳ شوال ۱۴۲۰ھ	بہاولپور، پاکستان
۳۱ جنوری ۲۰۰۰ء	شب پیر بعد اذان الفجر